ملائیشیاء میں نفاذ شریعت

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ملائیشیا کے علماء اور دانشوروں کا ایک وفد سہ روزہ دورے پر، پاکستان میں اسلامی قانون سازی اور اسلامی تعلیم کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے پاکستان پہنچا۔

ملائیشیاء کی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے بین الاقوامی ادارہ فکر وثقافت اسلامی کے علماء اور دانشوروں کا ایک وفد سہ روزہ دورے پر، اسلامی نظریاتی کونسل کی دعوت پر پاکستان میں اسلامی قانون سازی اور اسلامی تعلیم کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے پاکستان پہنچا۔ وفد نے شرعی عدالت، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلامی نظریاتی کونسل کے علاوہ دیگر تعلیمی اداروں کا دورہ کیا۔ یکم نومبر ۲۰۰۷ کو اسلامی نظریاتی کونسل نے ''ملائیشیاء میں نفاذ شریعت'' پر لیکچر کا اہتمام کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر بہار الدین نے کیا۔ دور جدید میں اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلے میں معاشروں اور ریاستوں کو بہت سے مسائل درپیش ہیں۔ جس کا حل باہمی تبادلہ خیالات اور تجربات میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ سال ایک پروگرام شروع کیا۔ اس پروگرام میں ارکان کونسل پر مشتمل وفود نے مصر، سعودی عرب، قطر، ایران اور ملائیشیاء کا دورہ کیا۔ ملائیشیاء کے علماء اور دانشوروں کے وفد کا یہ دورہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس سال ایران، مراکش، شام اور دیگر ممالک کے علماء اور دانشور کا پاکستان کا دورہ بھی اسی جانب ایک اہم قدم ہے۔ جس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ اسلامی قانون سازی کے سلسلے میں ان مقتدر اداروں کے مابین مطبوعات اور قانونی مواد کے تبادلے کے ساتھ ساتھ باہمی تجربات اور کوششوں پر گفت وشنید سے وسیع تر مشاورت اور ہم آہنگی کو فروغ ملے گا۔

ملائیشیاء میں نفاذ شریعت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ملائشیاء میں اسلام کا ظہور چودھویں صدی عیسوی میں ہوا۔ سورج کی شعائیں انگریز دور میں کچھ دھندلا سی گئیں مگر انگریز دور میں بھی مذہب میں مداخلت نہیں کی گئی۔ ملائشیاء میں بھی فیڈریشن کا مذہب اسلام ہی ہے۔ مگر آئین میں ہر شہری کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ملائشیاء میں تمام ریاستوں میں ایک مذہبی کونسل ہے۔ جس کا کام اسلامی معاملات کی نگرانی کرنا اور حاکم وقت کو تجاویز فراہم کرنا ہے۔ فیڈرل آئین اسلامی محرکات کو یقینی بناتا ہے۔ مسلم کورٹس کو مسلمانوں کے معاملات کی نگرانی کا حق حاصل ہے۔ سول کورٹ کے ساتھ ساتھ شریعہ کورٹس بھی قائم ہیں۔ مگر معاملات میں ایک دوسرے سے آزاد ہیں۔ عورت کی شادی کی کم سے کم عمر ۱۶ سال ہے۔ شادی کے لیے رجسٹریشن کا نظام رائج ہے۔ ایک سے زائد شادیوں کی اجازت کچھ اصولوں کے ساتھ دی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر خالد مسعود نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل اسلامی ممالک کے تجربات سے فائدہ اٹھاسکتی ہے۔